

کہو مؤمنو صبحِ مسا

کہو مؤمنو صبحِ مسا
 کرو ماتم یونہی صدا
 حسین یا حسین یا حسین
 حسین یا حسین یا حسین
 ہم ائے ہیں اس عالم میں
 ہوئے اس لئے ہم پیدا
 حسین یا حسین یا حسین
 حسین یا حسین یا حسین
 سمجھا نہ نبی کا نواسا
 کچھ ائی نہ انکو حیا
 دُھن سے ہاتھ چھوڑا کر
 حسین یا حسین یا حسین
 سر راہِ حق میں جھکا کر
 مقتل کو چلا ڈولھا
 قبض میں گر ائی ترائی
 مارا گیا شہ کا بھائی
 حسین یا حسین یا حسین
 ہے شور لبِ دریا

سینے سے برچھی نکالے
 مرتا ہے جوان بیٹا
 یا دل کو باپ سمبھالے
 حسین یا حسین یا حسین

تیرے منہ سے جو رال بھی ٹپکے
 وہ دھن ہے خشک تیرا
 اُسے چوسے نبی خوش ہو کے
 حسین یا حسین یا حسین

خبیے سے تڑپکے نکل کر
 ہے دشمنو میں تنہا
 زینب نے یہ دیکھا منظر
 حسین یا حسین یا حسین

پھر شمر لعین نے اکر
 سینے پہ تیرے بیٹھا
 پہلو میں لگائی ٹھوکر
 حسین یا حسین یا حسین

دم آخر پانی جو مانگا
 تجھے قتل کیا پیاسا
 قطرہ بھی نہ تھکوا پلایا
 حسین یا حسین یا حسین

تھی کتنی شقی کو شقاوت
 لاشے کو تیرے روندنا
 کیا ظلم یہ بعد شہادۃ
 حسین یا حسین یا حسین

روتے ہے نبی سب اکر
ہے گریان کونا زہراء
روتے ہے حسن اور حیدر
حسین یا حسین یا حسین

کہتی تھی سکینہ او
نہیں کوئی یہاں اپنا
بابا مجھے اکے بچاؤ
حسین یا حسین یا حسین

ایک خیمہ نور بنایا
ہے کتنا کرم شہ کا
اُس میں ہم سب کو سما یا
حسین یا حسین یا حسین

جب تک ہے غم شہ باقی
کرتے ہیں جو غم تیرا
ہو طول بقاء مولیٰ کی
حسین یا حسین یا حسین

کر عرض خدا سے عزادار
ہو وقت نزع میرا
بُرہان ہدیٰ کا ہو دیدار
حسین یا حسین یا حسین

